خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 145

Track 1

Time 01:10:13

اسباق،ریاضت اور مجاہد

...اعوذ با اللہ

...بسم اللہ

... تلاوت سورة القرآن

آج کی اس محفل میں روحانی علوم کے حوالے سے اور سلسلہ عظیمیہ کے اسباق ،ریاضت و مجا ہد کے حو الے سے ہم سب گفتگو کریں گے جہاں تک اسباق اور ریاضت و مجاہد کا تعلق ہے وہ صرف روحانی علوم کے لئے بھی مخصوص نہیں ہے دنیا کا کو ئی بھی علم سیکھا جا ئے اس میںاسباق محنت ہوم ورک ریاضت ومجاہدے زیر بحث آتا ہے یہ بات انبیا ء علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے ساتھ بھی پیش آئی اللہ تعالیٰ نے ان کی تعلیمات و تربیت کا انتظام فرمایا ۔فرشتے کے ذریعے بھی ان کے علوم میں اضافہ ہوا ۔فرشتوں کے ذریعے ان کے اندر صلاحیتوں کو بڑھا یا گیا ان کے دل دھو ئے گئے ۔تزکیہ نفس ان سے کر وایا گیا ۔حضور پاک ﷺ آخری نبی ہیں اللہ کے محبوب بندے ہیں ان کی تعلیم و تربیت میں بھی پو را اہتمام ہمیں نظر آتا ہے حضور ﷺ کی پیدا ئش سے پہلے ان کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا پھر ان کو ان کے دادا نے دائی حلیمہ کے صاحبہ کے سپر د کیا اس کی وجہ بھی یہی تھی کے عرب میں دستور تھا کے شہر کی کثافتوں سے پلوشن سے جو خود غرضی حسد اور دنیاوی لا لچ کا جو ماحول تھا اس سے بچوں کو محفوظ کر نے کے لئے چھوٹی چھوٹی دھا توں میں بھیجتے تھے اس میں دو باتیں زیر بحث آتی تھیں ایک تو یہ ہے کے بچو ں کی صحت اچھی ہو جا تی تھی کھولے میدان میں ،کھولے آسمان کے نیچے ،وہ بھاگتے دوڑتے کھا تے پیتے تھے اس لئے کے آبادی کم ہو تی تھی آبادی کم ہو نے کی وجہ سے خون خرابہ فساد یہ چیزیں بھی نہیں ہو تی تھیں ۔تھوڑے سے لوگ ہو تے تھے سب مل جل کر رہتے تھے آپس میں محبت بھا ئی چاراخوت یہ ہو تا تھا پھر وہ عرب میں قبائلی زندگی تھی ۔وہاں کی صورت یہ ہے کے قبیلے سے اگر ایک آدمی کو نکال دیا جا تا تو پورے عرب میں اسے کہیں پنا نہیں دیتے ۔اسی طرح پورے قبیلے کی ایک آواز ہو تی تھی ،ایک ہی طرح کے رسم و رواج ہو تے تھے ،ایک ہی طرح سے ان کے زندگی کے جو نشیب و فراز ہیں وہ صدیوں سے گزر رہے تھے ۔اب دیکھئے حضورپاک ﷺ کی پیدائش کے

بعد ان کا گائوں میں جا نا دائی حلیمہ صاحبہ کے پاس یہ بھی تربیت کا ایک دور
تھا ۔تربیت شروع ہو ئی یعنی حضور پاک ﷺ کی تربیت ایسے ماحول میں ہوئی جو
شہر نہیں تھا شہر کا ماحول ہمیشہ قصبات اوردھات سے مختلف ہو تا ہے ۔
شہر میں مصروفیات کی وجہ سے یا دنیاوی بے شمار کاموں کی وجہ سے آدمی
کے اندر میل ملا پ کا جو تقاضہ ہے وہ نہ چاہتے ہو ئے بھی پو را نہیں ہو تا اتنی
مصروفیات ہو تی ہیں میلوںمیل سفر ہو تے ہیں ۔پھر یہ کہ ایک دوڑ ہو تی ہے
دنیاوی جا پرستی کی اس کی گھر میں ہے تو ہمارے گھر میں بھی ہے ہمارے گھر
میں ہے تو اس کے گھر میں بھی ہو اس کے گھرمیں گاڑی ہے تو ہمارے گھرمیں
بھی گاڑی ہو ،اس کے گھر میں یہ ہے تو ہمارے گھر میں بھی ہو پھر وسائل کی
بھی آسانی ہو تی ہے مگر جو لوگ گائوں کے بجلی سے واقف ہی نہیں
ہیشہرکے لوگ قسطیں لیکر گھر بھی بنا لیں گے ،قسطیں لیکر گاڑی بھی لے لیں
گے ،ایک ماحول شہر کے ماحول میں اور دھاتی اور قصبونکۓ ماحول میں بہت
فرق ہو تاہے ۔لوگ بیمار بھی زیادہ ہو تے ہیں شہر میں دھاتوں کی نسبت
کبھی بھی آپ کسی بھی گائوں میں چلے جا ئیں وہا ںآپ کو آسائش وآرام کا
سامان تو کم ملیں گے لیکن صحت کے اعتبار سے وہاں کے لوگ زیادہ صحت مند
ہونگے ہبا نسبت شہریوں کے تو اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو ایسی جگہ پیدا کیا
کہ وہ پیدائش کے بعد سے ہی ان کی تربیت شروع ہو گئی ۔یعنی شہری کثافتوں
سے اللہ تعالیٰ نے بچا یا محفوظ رکھا پھر آپ نے یہ بھی پڑھا ہے کہ حضور پاکﷺ
ابھی چھوٹے سے تھے دو فرشتے آئے انہو ں نے حضور پا کﷺ کو لیٹا یا سینا چیک کیا
حضور پاکﷺ کا قلبِ اطہر نکا لا اس کو دھویا اور دھو نے کے بعد سینے میں دو
بارہ رکھ دیا ۔یہ بھی ایک تربیت ہے اس کو بھی آپ تربیت کے علاوہ کو ئی
دوسرا نام نہیں دے سکتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ تربیت کا کہ بچپن
سے ہی ایسے حالات پیدا کر لئے اللہ تعالیٰ نے کہ اس میں کثافت اگر دھات کی
کثافت ہے تھوڑی بہت ہی اس سے بھی حضور پاکﷺ پاک اور پاکیزہ رہیں ۔پیدا
ئش کے بعد بھی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا چھ سال کی عمر میں وہ انتقال
ہوا اس میں ہی آپ دیکھیں کہ انتقال بھی سفر میں ہواحضو ر پاک ﷺ کی والدہ
محترم کی قبر پر بیٹھتے تھے اور رو تے تھے میں اکیلا ہو گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے
حضور پاکﷺ کی پروارش کے لئے باپ کا بھی سایہ اٹھا دیا ،مانکا بھی س سایہ اٹھا
دیا ،پھر دادا سرپرست بنے دادا کا بھی سایہ اٹھ گیا ،پھر چچاا سرپرست بنے ان کا
بھی سایہ اٹھ گیا ،اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاکﷺکو تربیت کے لئے
خصوصی پروگرام مرتب کیا ۔خود اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی ہر وارش فرما رہے
ہیں فرشتوں کے ذریعے اب یہ سینا صاف کر نا دھو نا یہ بھی تربیت کا ایک حصہ
تھا اس کے بعد حضورپاک ﷺبہت کم عمر ی میں محنت مزدوری میں لگ گئے اپنے
چچا مطالب کا ہاتھ بٹانے کے لئے،بکریاں لیجا تے تھے جنگل میں وہاں بکریاں چر
تی رہتی تھیں حضور پاک ﷺ شروع سے ہی غورو فکر کر تے تھے اللہ کی نشا نیوں
میں غور کر تے تھے ۔قصہ کوٹا یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ کی جب عمر بڑی ہو ئی

چالیس سال تک پہنچیں تو حضور پاک ﷺ نے غار حرا میں جا نا شروع کر دیا ۔اب دیکھئے یہاں یہ ابھی ایک بات بہت سوچنے کی ہے ۔غار حرا کو ئی تقریباً کو ئی ساڑھے تین چار کلومیل چٹان ۔ پانچ کلومیٹر چھ کلو میٹر ہو گا ۔تو مکہ میں کوئی آبادی بھی بڑھ گئی تھی زیا دہ سے زیادہ چند ہزار کی آبادی ہو گئی آج تک پتا نہیں چلا کتنی آبادی تھی میں نے غور نہیںکیا اچھا لوگوں سے ہی پو چھا لیکن بر حال نقشہ ہیں یہ پتا چلتا ہے کہ ہزار پندرہ سو سے زیادہ رہی ہو گی ۔وہاں موٹر سائیکل بھی نہیں تھیں ،کاریں بھی نہیں تھیں ،کو ئی قلوشن نہیں تھی کو ئی شور نہیں تھا ،کوئی کچھ نہیں تھا ،سواری بھی تھی تو وہ اونٹ کی تھی تو اونٹ کہ تو پیر اللہ نے ایسے بنا ئے کہ آواز ہی نہیں ہو تی گھوڑے کی تو ٹانگوں میں آواز ہو تی ہے اس کے باوجود حضور پاک ﷺ مکہ سے غار حرا میں تشریف لے آئے ۔اب وہا ں عبادت کرتے تھے اللہ کی نشانیوں میں غور فکر کر تے تھے ۔بیت اللہ شریف ہو نے کے با وجود کیونکہ بیت اللہ شریف میں لوگوں نے بت رکھ دئیے تھے ۔تین سوساٹھ بت رکھے ہو ئے تھے۔وہاں لوگ شور کر تے تھے، گا نے گا تے تھے، وہیات باتیں کرتے تھے ،تو حضور پاک ﷺ سب سے ہٹ کر غار حرا میں تشریف لے گئے ۔اب یہ بھی ایک تربیت ہو ئی اس کا ہم تربیت کے علاوہ کو ئی دوسرا نام نہیں دے سکتے ۔تو اب تربیت کے بعد جو سلسلہ شروع ہوا وہ تعلیم کا ہے تربیت تو ہو گئی ۔میں مختصر بہت بات کر رہا ہوں اب اس کے بعد تعلیم کا سلسلہ شروع ہوگیا ۔جب تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو غار حرا میں بھیجا ؤپ سب کو پتاہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا :اقرا بسم ربک الذی خلق ... پڑھ اپنے رب کے حکم سے وہ حضور نے فرمایا میں نہیں میں پڑھا ہوا نہیں ہوںحضرت جبرائیل علیہ السلام نے سینے سے لگایا بھینچا دبا یا اور حضور پاک ﷺ نے اقرا بسم ربک الذی خلق ...خلق انسان من علق ...کہ ہم نے انسان کووہ علم سیکھایا جو وہ نہیں جا نتا تھا اب اللہ تعالیٰ فرما ئیں علما انسان معلم یعلم ...ہم انسان کو وہ علم سیکھا یا جو وہ نہیں جا نتا تھا بھئی صورت حال یہ ہے آپ کا ایک بچہ ہے آپ اس کو اسکول میں داخل کر تے ہیں تو بچے کو اسکول میں کیوں داخل کر تے ہیں؟ اس لئے داخل کر تے ہیں نہ کہ وہ علم نہیں جانتا

Abcd

نہیں جانتا ا ب ج د نہیں جا نتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا کو ئی بھی علم ہو وہ آدمی اس لئے سیکھتا ہے کہ وہ نہیں جا نتا اگر جانتا ہوتاتو علم نہیں سیکھتا ۔پھر علم کی درجہ بندی ہے منازل ہے حافظ ہے پہلی کلاس ،دو سری کلاس، تیسری کلا س اس کا مطلب ہے جو بچہ تین کلاس پڑھ لیتا ہے اب وہ چوتھی کلاس میں اس لئے جا تا ہے کہ وہ چوتھی کلاس کاعلم نہیجا نتا ؟دسویں پاس کر کے وہ کالج میں اس لئے جا تا ہے کہ وہ کالج کی تعلیم کونہیں جا نتا ۔ علما انسان معلم یعلم...ہم نے انسان کووہ علم سیکھائے وہ علوم سیکھا دئیے جو

وہ نہیں جا نتے اب جس طرح ہم انگریزی نہیں جا نتے ،جس طرح ہم میت نہیں
جا نتے ،جس طرح ہم فزکس نہیں جا نتے ،،جس طرح ہم سائنس نہیں جا
نتے ،،جس طرح ہم اور دوسری چیزیں نہیں جا نتے اور ان کو جب ہم جا نے کی
کوشش کر تے ہیں ہتدبیر کر تے ہیں تو وہ سیکھ لیتے ہیں تو اسی صورت سے
پیغمبران علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کی تعلیمات پر جب آپ غور کریں گے ایک تو یہ
جتنے بھی پیغمبر تشریف لا تے ہیں ان کا پہلے سے انتخاب ہو جا تا ہے ہ یہی وجہ
ہے کوئی انسان پیغمبروں کے برابر ہو ہی نہیں سکتا ہاس لئے نہیںہوسکتا کہ
پیغمبروں کو دنیا میںآنے سے پہلے منتخب کر لیا جا تا ہے اور ہم انسانوں کو
منتخب نہیں کیا جا تا اس کے باوجود بھی پیغمبروں کی تربیت بھی وہی
ہے ،پیغمبروں کی تعلیمات بھی وہی ہیں ہحضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں چلے
گئے حضرت زکریا کے پاس ان کی بکریاںچرا تے رہے ہےہر پیغمبر کے بارے میں آپ
کو ضرور یہ پتا چلے گاکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعلیم کا کو ئی نہ کوئی وسیلہ بنا
یا ہے اگر انسان کو ئی وسیلہ نہیں بنا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوںکو وسیلہ بنا یا تو
اب کیا صورت ہو ئی ایک تو یہ کہ آدمی وہ علم سیکھتا ہے جو وہ نہیں جا نتا
دوسری بات یہ ہے کہ علم سیکھنے کے لئے کسی جاننے والے کی بھی ضرورت
پیش آتی ہے انسان وہ علم سیکھتا ہے وہ نہیں جا نتا لیکن انسان کو اس بات
کی بھی ضرورت ہے کہ جاننے والا استاد اس سے ملے ہوہ پیغمبروں کی باتیں تو
بڑی ہیں وہ اللہ کی بات ہے لیکن جب ہم دنیا کی باتیں کر تے ہیں تو دنیا میں
بھی یہی ہے کہ اگر ٹیچر نہ ہو مس نہ ہو تو ہمارے بچے

Abcd

نہیں پڑھ سکتے ،ہمارے بچے ا ب ج د نہیں پڑ ھ سکتے اورہمارے بچے

Abcd

ا ب ج د نہیں پڑ ھ سکتے تو وہ کبھی کتاب بھی نہیں پڑھ سکتے اور اگر کو ئی
بچہ کتاب نہیں پڑھ سکتے تو وہ کبھی

Phd

نہیں کر سکتے تو ا س کا مطلب ہے تعلیم کا حصول تعلیم کا حصول ایک مکمل
پروگرام ہے ہجو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور علما انسان معلم یعلم ...کا مطلب یہ
بھی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا وی علوم بھی انسان کو سیکھا ئے علما انسان معلم
یعلم کا مطلب یہ صرف نہیں ہے کہ سب اللہ تعالیٰ نے روحانی علوم سیکھا ئے
یہ سب انسان کو اللہ نے سیکھایا جو انسان نہیں جا نتا تھا وہ سیکھا نے والااللہ
ہے اب کہے گے یہ صاحب یہ کیسے ہوا بھئی پیغمبروں کی صورت تو یہ ہو ئی اللہ
تعالیٰ نے فرشتے بھیج دئیے وحی لیکر آگئے یہ اللہ نے کیسے سیکھا یا اب دیکھئے
روحانیت کا قانون آپ لو گ جا نتے ہیں یہا ں اگر انسپائریشن نہ ہوانسپائریشن
کے پیچھے انفارمیشن نہ ہو تو یہ دنیا بہ روح ہے کچھ بھی نہیں ہے ہ یہاں سارا

قانون یہاں سارے زندگی کے حواس اور تقاضے سب کا درومدار انسپائریشن اور
انفارمیشن پر ہے کہیں سے انسپائریشن ہو گاآپ کو اطلا ع ملے گی ۔اطلاع ملے
گی تو آپ کچھ کر یں گے اطلاع نہیں ملے گی تو آپ میں ہاتھ ہلا رہا ہوں اب یہ
ہاتھ ہلانا میرے دماغ میں کہاں سے آیا اگر میرا دماغ سن ہو جا ئے خدا نخواستہ
پالش گر جا ئے میں ہاتھ نہیں ہلا سکتا آپ کو بھوک لگتی ہے اگر آپ کے اندر کھا
نے پینے کا تقاضے پیدا نہ ہو آپ کے اندر آنتیں تیز تیز ننے چلنے لگیں ،آپ کا دل نہ
کاٹنے لگے آپ کمزوری محسوس نہ کر یں تو آپ کھا نا نہیں کھا ئیںگے ۔کیا مطلب
ہوا جب تک آپ کو کھا نا کھا نے کی اطلا ع نہیں ملے گی اب عادت ہے کھا نے کھا
نے کی اب زیادہ بھو ک لگتی ہے بھئی بھوک لگتی ہے کہاں سے بھوگ لگتی ہے
کس نے لگا ئی بھوک ایسے ہی کھا نا پینا ہے ایسے ہی چلنا پھرنا ہے یہاں جتنی
بھی چیزیں ہیں انسپائریشن اور انفارمیشن پر قائم ہیں ۔یہ بہت نقطے کی بات
ہے اس کو آپ بہت ذہن میں رکھیں ۔اب پہلے انسپائریشن ہو گی اب آپ جو
اس انسپائریشن کو قبول کریں گے وہ آپ کے لئے کیا ہو جا ئے گی انفارمیشن ہو
جا ئے گی۔یعنی اطلا ع ہو جا ئے گی اب اطلاع کو قبول کر نا نہ کر نا یہ مخلو ق
کا کام ہے۔لیکن کچھ اطلات ایسے ہو تے ہیں کہ آپ کو مجبوراً اس اطلا ع
کوقبول کر نا پڑے گا ۔کوئی آپ کا اختیار اس میں شامل نہیں ہے ۔اب جیسے کھا
نا ہے کھا نا کھا نے میں آپ کو یہ تو اختیار ہے آپ چار روٹی کے بجا ئے دو روٹی
کھا رہے ہیں مگر اس بات کا قعتا اختیار نہیں ہے کہ آپ کھا نا نہ کھا ئیں ،پانی
پینے کا آ پ کواختیار ہے چائے پی لیں کافی پی لیں ،شربت پی لیں ٹھنڈا پانی پی
لیں گر م پانی پی لیں اس سے آپ مبادلے نہیں ہو سکتے یہ مجبوری ہے پانی آپ
کو پینا ہے ۔جب تک آپ کو یہاں زندہ رہنا ہے پانی آپ کو پینا ہی پینا ہے کتنا پینا
ہے اس میں آپ کو تھوڑا سا اختیار ہے ایک گلاس پئو آدھا گلاس پئوتو کچھ اطلات
ایسی ہیں یا کچھ بنیادی اطلات ایسی ہیں جب میں کسی بھی طرح کو ئی
تندیلی نہیں کر سکتا وہ کر نی ہی کر نی ہے آپ کو اس میں ایک زبان بھی اطلا
ع ہے ۔مثلاً ایک بچہ پیدا ہو تا ہے وہ اپنے گھر میں ماں باپ کی سنتا ہے ماں
باپ کی زبان وہ سیکھ لیتا ہے ۔تو ماں باپکی زبان جو بچہ ممہ کہتا ہے دودو
کہتا ہے پانی کہتا ہے اماں ابا کہتا ہے یہ اس نے کہاں سے کہا ؟کہاں سے کہا؟
کیسے کہاں ؟کیسے کہا؟ماں سے سنا ،باپ سے سنا ،بھا ئی سے سنا،اگر ماں باپ
گونگے بہرے ہو ں تو بچہ گونگا بہرہ ہو گا ۔حضور قلند ر بابااولیا ء نے ایک قصہ
سنایا کہ بنا رس کا انڈیا کا کہ ایک وہاں بچہ تھا جوان بچہ وہ ٹائر پر سو گیا تو
جب وہ اٹھا تو اس نے ایسے ہاتھ وتھ چلا ئے بہت تو مسلمانوں نے اس سے یہ
اندازہ لگا یا کہ اس کو ہندیوں نے مارا۔۔ تو وہ جناب وہاںلڑائی شروع ہو گئی
جونا بچوں میں تو لوگ بوڑھے بڑے جمع ہو گئے دونوں طرف سے ہندویوں سے
بھی مسلمانوں میں سے یہ تو بلوا ہو جا ئے گا فساد کھڑا ہو جا ئے گا شہر میں
خون خرابہ ہو جا ئے گا بھئی مسلمانون نے کہا جی یہ ہمارا بھا ئی مسلمان ہے
اس مارا انہوں نے ہندویوں نے کہا ہم کیو ں ماریں گے ہمیں کیا ضرورت پڑی

مارنے کی ہم کو ئی پاگل ہیں قصہ کوٹا یہ ہے کہ دونوں طرف کے بزرگوں جمع ہو ئے اور انہوں نے کہا بھا ئی میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے گونگے کی ماں گونگے کی زبان سمجھتی ہے لہذا یسا کرو اس کو اس کی ماں کے پاس لیجا ئو اس سے پوچھوکہ کیا کہتا ہے اگر اس کو مارا تو اس نے کوئی شرارت کی ہو گئی ایسا کو ئی پاگل ہے جو کو ئی مارے گا اس کو انہو ں نے کہا ٹھیک ہے ان کی بات قبول کر لی اب وہ چلے تو تھوڑے سے بندے ساتھ گئے اب اس نے کوئی پوچھے کہاں جا رہے ہیں وہ کہے گونگے کی ماں کے پاس جا رہے ہیں ووہ ہو تے ہو تے بڑا اجتماع ہو گیا لوگوں کا ہجوم ہوگیا جلوس کی شکل میں خیر سب وہاں پہنچیں تو اس کی ماں کو بلوایا کہ بہن یہ جو کہے رہا ہے مجھے مارا ہندوں کہے رہے ہیں ہم نے نہیں مارا مسلمان کہے رہے ہیں مارا تو اس کو کیوں مارا اس کو ذرا پو چھ کرتو بتا ئو اس کے ساتھ ہوا کیا تو ماں لے گئی بچے کو وہاں اس نیدو اشارے فرمائے تو ماں ہنستی ہو ئی آئی بزرگوں اس کو کسی نے نہیں مارا پھر یہ کیا کہے رہا ہے بھئی ...کہنے لگی یہ کہے رہا ہے جب وہ وہاں بنارس پر گیا تو وہاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ئیں چل رہی تھی اور میسو گیا اور میں نے خواب دیکھا میری شادی ہو رہی ہیں میں گھوڑیپر بیٹھا ہو ں اور خوب ڈھول پیٹ رہے ہیں تب جا کر یہ فساد ختم ہوا تو دیکھئے گونگے کی ماں نے گونگے کی زبان سمجھیں تو کیا مطلب ہوا اس کے پیچھے کیا مطلب ہوا ماں کی جو

Fling

ہیں بچے کی اس کو سمجھتی ہے ۔اسے ایسے مسلسل ا نسپائریشن ہو تی رہی بچے کے اشارے سمجھتی رہی تو اب یہ زیادہ تر تربیت کا تعلق ہے اسباق کا تربیت کا ،ریاضت کا،مجاہدے کا اس کے پیچھے پروگرام ہے اب وہ کسی بھی ادارئے کاپروگرام, کسی بھی اسکول کا پروگرام ہو ، کسی بھی گھر کا پروگرام ہولیکن پروگرا م ہو تا ہے اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰ ۃو السلام کی تعلیمات میں بھی ایک پروگرام ہے ۔تمام انبیاء علیہم الصلوٰ ۃو السلام کی تعلیمات کا پروگرام یہ ہے اللہ وحدہ لا شریک ہے اللہ کے سوا کو ئی پرستش کے لا ئق نہیں بس بنیادی بات اور اللہ نے جن بندوں سے جن پیغمبروں کے ذریعے یہ پیغام پہنچا یا ان کو اللہ نے ان بندو ں کے اوپر کتاب نازل کی اسے بھی تسلیم کر نا ہے یہ ایک انبیاء کا پروگرام ہے اس میں انبیاء کومانے میں بھی تعلیم و تربیت ضرور ہے ۔اگر انبیاء کی تعلیمات آپ پڑھ ہی نہیں تو آپ کو کیا پتا چلے گا آپ کو اس بات کا علم ہی نہیں ہو گا کہ رسول اللہﷺسے محبت کر نا جو ہے اللہ کی محبت کو دعوت دینا ہے ۔...عربی آیت ...کہ جو بندہ میرے محبوب ﷺ سے جتنی محبت کر تے ہیں میں اس سے کئی زیادہ بندے سے محبت کر تا ہوں ۔ تو اب یہ آپ کی سمجھ میں آگئی تر بیت اور علم یہ دونوں لازم اور ملزم ہیں اگر تربیت اور علم نہیں ہو گا تو انسان اور حیوان میں آپ کو ئی فرق نہیں کر سکتے ۔انسان حیوان میں یہی فرق ہے ۔علم انسان کو ممتاز کر تا ہے دو سری مخلوقات سے

اب دیکھئے علما انسان ...کہ ہم نے انسان کو اللہ میاں یہ بھی کہتے ہیں علما
بکرے معلم یعلم ...نہیں کہا اللہ میاں نے کسی پرندے کا کسی چو با ئے کا کسی
حیوان کا علما انسان معلم یعلم ...انسان کو سیکھا یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ
انسان تمام کائنات میں مخصوص کیٹگری ہے ۔جس کو اللہ تعالیٰ نے وہ صلاحیت
عطاکر دی ہے جس صلاحیت کی بنیاد پر وہ علم سیکھ سیکھتا ہے علم دنیا وی
ہو، علم سائنسی ہو ،علم روحانی ہو ،کو ئی بھی علم ہو صلاحیت اس کے اندر
روحانی علوم سیکھنے کی صلاحیت ہو گی تو ہ دنیا وی علوم بھی سیکھیں گا ۔
اگر اس کو روحانی علوم سیکھنے کی یا دنیا وی علوم سیکھنے کی صلاحیت ہی
نہیں ہو گی تو وہ کو ئی بھی علوم نہیں سیکھے گا یہ بات آپ کی سمجھ
میںآگئی اچھا اب صورت یہ ہے کہ علوم سیکھنے کے لئے جیسے میں نے آپ سے
عرض کیا وہ بندے چاہئے جو آپ کو وہ علم سیکھا ئے جو آپ نہیں جانتے تھے تو
اب اللہ تعالیٰ نے علما انسان معلم یعلم ...کہ میں نے انسان کو وہ علوم سیکھا
دئیے جو وہ نہیں جا نتا تھا اب اللہ تعالیٰ خود کو استاد بن کر آپ کو نہیں سیکھا
ئیں گے نہ اب اللہ تعالیٰ نے جب یہ قانون بنا دیا تو اب اس قانون بن گیا اس میں
عمل در آمد ہو گیا کہ سیکھنے والے بھی لو گ موجود ہو نگے او ر سیکھا نے والے
بھی لو گ موجو دہونگے ۔اسکول کا لج یونیوورسٹی جس طرح دنیا وی علوم آپ
سیکھتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی علوم بھی لوگوں کو سیکھا ئے
یسعلون عن الروح...اے پیغمبر ۔ یہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کر تے ہیں ۔
آپ فر ما دیجئے روح میرے رب کے عمل سے ہے ۔اور جو کچھ تم کو علم دیا گیا
وہ قلیل ہے ۔کیامطلب ہے علم دیا گیا ہے لیکن وہ اللہ کے مقابلے میں قلیل ہے ۔
جو اللہ تعالیٰ کے پاس محفوظ ہے ۔روحانیت کا علم تو دیا گیا ہے لیکن وہ قلیل
ہے تھوڑا ہے اب آپ بتا ئیے سمندر ہے پو را اس سمندر سے آپ پانی نکالتے ہیں
تھوڑا کتنا نکال سکتے ہیں جی تھوڑا ساپچاس سو ٹینکر تو نکال لیں گے تب بھی
وہ قلیل ہی رہے گا ۔سمندر میں سے سو ٹینکر پانی نکا لیں وہ کتنا ہوا پانی اب
اللہ تعالیٰ کا اتنابڑا علم ہے علم الا خبیر اللہ تعالیٰ جا ننے والے ہیں خبر رکھنے
والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا فر مایا اللہ تعالیٰ لا محدود ذات ہے اللہ کا
علم بھی لا محدود ہے اللہ کی سمت بھی لا محدود ہے اللہ خود بھی لا محدود ہے
۔اب اس لا محدود کا تھوڑا کتنا ہو گا بھئی ...یہ الگ بات ہے لیکن علم اللہ تعالیٰ
نے روح کا دیا۔اب روحانی علوم سیکھنے کے لئے بھی اسکول چا ہئے ،اب روحانی
علوم سیکھنے کے لئے بھی استاد چا ہئے ،روحانی علوم سیکھا نے کے لئے اایک آپ
کے پاس معلم چا ہئے جس کی آپ پیروی کر یں جس کی آپ نقل کر یں تو اس
روحانی علوم اور دنیا وی علوم سیکھا نے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کا
سلسلہ شروع کیا ۔سب سے پہلے پیغمبر اس دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام
تشریف لا ئے ۔آدم علیہ السلام کی کیا خصوصیت بیان کی اللہ نے وعلما آدم
الاسماء کلھا ...کہ ہم نے آدم کو علم الاسماء سیکھا دیا فرشتوں سے کہا اس کی
حاکمیت قبول کر وہگر جا ئو اس کے سامنے سجدے کر و انہوں نے کہا یہ تو خون

خرابہ فساد کرے گا اللہ نے کہا ہم جوجا نتے ہیں وہ تم نہیں جا نتے ۔پھر آدم
علیہ السلام سے کہا ہم نے جو تجھے علم سیکھا یا تو بیان کر جب آدم علیہ
السلام نے فرشتوں کے سامنے وہ علم بیان کیاانہوںنے کہا قالو یا علما لانا ...یہ جو
آدم نے جو ہمیں بتا یا ہے پڑھا کر سنا یا ہے یہ ہم نہیں جانتے کیا مطلب ہوا اب
دیکھیں وہاں دو چیزیں زیر بحث آگئی دو مخلوق ایک جنات ہے اور ایک فرشتے
ہیں ۔جنات میں سے ایک گرہوں نے تسلیم کیا آدم کی حاکمیت کو ایک گرہوں نے
تسلیم نہیں کیا جس کو ہم شیطان کہتے ہیں ابلیس کہتے ہیں کیا مطلب ہوا
اس کا اس کا مطلب یہ ہوا کہ کا ئنات میںکا ئنات میں واحد شخصیت آدم کی ہے
جس کو اللہ تعالیٰ نے وہ علوم سیکھا دئیے جو آدم کے علاوہ کسی کو نہیں سیکھا
ئے وعلما آدم الاسماء ...کیا مطلب ہوا کہ آدم علیہ السلام پہلے بندے ہیں
انسانوں میں جو ا س دنیا میں تشریف لا ئے وہ جس طرح بھی آئے ہوں الگ بات
ہے ۔تشریف لا ئے تو ان کی کیا خصوصیت ہو ئی بھئی ...؟کیا خصوصیت ہو ئی ؟
آدم کی کیا خصوصیت ہو ئی علم علم خصوصیت ہو ئی۔اب آپ ان سب انسانوں
میں سب سے پہلا انسان کو ن ہے ۔آدم کو انسان کہہ لیں سب سے پہلے اب
آیت پڑھیں وعلما الانسان معلم یعلم ...ہم نے سب کو علم سیکھا یا فرشتوں کو
بھی سیکھا یا ،جنات کو بھی سیکھا یا ،دو سری تمام مخلوق کو علم سیکھا یا
وعلما لانسان معلم یعلم ...آدم۔ وہاں کہا ہے یہاں انسان کہا ہے تو انسان کی
فضلیت اس بنیاد پر قائم ہو ئی کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے علم سیکھا یا اب علم ہے
دنیا وی علوم بھی ہیں اورروحانی علوم بھی ہیں آسمانوں کے علوم بھی ہیں
زمین کے اندر کے بھی علوم ہیں زمین سے آپ پٹرول نکال لیتے ہیں ،معدنیات
نکال لیتے ہیں ،سلیقون نکال لیتے ہیں ،گیسس مختلف نکال لیتے ہیں ،اگر علم نہ
ہو بتا ئیے کو ئی جاہل آدمی پٹرول نکال سکتا ہے ،کو ئی جا ہل آدمی سلیقون
سے واقف ہو سکتا ہے ،کو ئی جا ہل آدمی ایٹم بنا سکتا ہے ،کو ئی جا ہل آدمی
بجلی بنا سکتا ہے ،کو ئی جا ہل آدمی جہاز بنا کرکشتیاں بنا کر سمندر میں تیرا
سکتا ہے ،اب کا کیا مطلب ہے ان اس کا مطلب ہے اگر جا ہل آدمی ہے تو کتے
بلی میں اور اس میں کو ئی فرق نہیں ہے وہ کتے بلی کے برابر تو ہے لیکن وہ
انسان نہیں ہے حیوان ہے آدم ہے آدم الگ چیز ہے انسان الگ چیز ہے ۔آدم بھی
ایک مخلوق ہے ،انسان پڑھی لکھی تعلیم یا فتہ قابلیت سے بھر پو ر آشناانسان تو
اب انسان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ علم جانتا ہے اور انسان کے پہلے ٹیچر پہلے
استادکون ہیں اللہ میاں تو یہ کتنا بڑا احسان ہو گیا انسان اللہ ،میاں کا براہ
راست شاگر د ہے اب علو م سیکھنے کے لئے جیسے میں نے عرض کیا اسکول بنتے
ہیں، کالج بنتے ہیں ،یو نیورسٹی بنتے ہیں الگ الگ بھی کالج ہو تے ہیں ایم ڈی
کالج، انجیرنگ کاکالج،آرس کاکالج ،فزکس کا کالج ،سائنس کا لج تو جس طرح یہ
دنیاوی کے کیٹگری بنی ہو ئی ہیں اس طرح روحانیت کے بھی اسکول ہیں جن کو
حضور پاک ﷺ نے اصحاب صوبہ سے شروع کیا ہے حضور پاکﷺ نے اصحاب صوبہ کو
خود تعلیم دی اور پھر ان کو ساری دنیا میں بھیجا اور اسلام پھیلتا چلا گیا ۔پھر

جیسے جیسے لو گ اسلامی تعلیمات سے آشنا ہو ئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کے
نوروں سے منور کیا انہو ں نے بھی وہ آگے اسلام کو پھیلا نا شروع کر دیا اور یہ
سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر ایک لاکھ چو بیس ہزار پیغمبر
تک یعنی حضرت محمد ﷺ تک یہ جا ری رہا اب نبوت ختم ہو گئی اب نبوت ختم
ہو گئی اللہ تعالیٰ نے فرما یا لکم دینکم ...کہ آ ج کے دن دین کی تکمیل ہوگئی
اورہم اے محمد ﷺ تجھ سے راضی ہو گئے ۔لیکن ایک بات پھر قرآن پاک میں اللہ
تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں فلن تجدیلا...اللہ کا جو شعار ہے اللہ کی جو معشت
ہے اللہ کی جو سنت ہے اس میں تبدیلی نہیں ہو تی نہ اس میں تعاطل واقع ہو
تا ہے ۔تو اب نبی نبوت تو ختم ہو گئی حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں ۔
نبوت تو ختم ہو گئی وحی کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا جب نبوت ختم ہو گئی تو
تو اب یہ جو آیت کہ نہ تبدیلی ہو تی ہے نہ تعاطل واقع ہو تا ہے اس کا تو پو را
ہو نا ضروری ہے خود اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ۔اب روحانی علوم کے حوالے سے
حضور پاک ﷺ کے جو اصحاب تھے انہو ں نے یہ سلسلہ شروع کر دیا ۔اصحاب کے
بعد تعابین تعابین کا سلسلہ شروع کر دیا پھر اس کے بعد اولیا ء اللہ سامنے آگئے
اس میں سب سے زیادہ جو کام نمایاں کیا ہے وہ حضرت غلام وہ کیا ہے عبد
القادری م جیلا نی معین الدین نے شروع کیا خواجہ غریب نواز نے شروع کیا دا تا
صاحب نے شروع کیااس کا نام خانقاہ رکھ دیا جیسے میٹرک اسکول ہو تا ہے اس
نے اپنا نا م قادریہ سلسلہ ،چشتیہ سلسلہ ،اب دیکھئے یہ بھی ایک تسلسل ہے ۔
سلسلوں کا اس میں ایک بڑی بات ہے آپ لوگ اس کو بڑے غور سے سنیں جیسے
جیسے زمانہ آگے بڑھتا گیا لو گ پیدا ہو تے رہے لو گوں کے اندر شعور بڑھتے
رہے ۔مثلاً حضرت آدم علیہ السلام تھے ان کی ایک بیگم تھی اماں حوا ان کے دو
بیٹے ہو ئے ہابیل کابیل دونوں شروع ہو گئے جب ہابیل کابیل تخریب اور تعمیل
دونوں شروع ہو گئی اب جب ہابیل کا بیل بچے پیدا ہو ئے تو اب اماں حوا کا
شعور آدم کا شعور ہابیل کا بیل کا شعور بر عکس اس بچے کا شعور اب شعور
میں بالیدگی پیدا ہو رہی ہے ارتقاء ہو رہا ہے ۔پہلے شعور اتنا کمزور تھا کہ وہ
جڑیں کھا تا تھا درختوں پر رات کو بسیرا کر تا تھاڈر کے مارے پھر شعور میں با
لیدگی پیدا ہو ئی ارتقاء پیدا ہوا پھر جڑیں کھا نے کے بجا ئے پھل کھا نے شروع کر
دیے درختوں پر رہنے کے بجا ئے غاروں میں رہنا شروع کر دیاجب غاروںمیں وہ رہا
انہوں نے دیکھا جب غار کا مطلب یہ ہے ایک چھت تین دیواریں ایک دروازہ ہے تو
شعوری ارتقاء کی بنیاد پر انہوں نے پتھر کے گھر بنا نے شروع کر دئیے اب غار ایک
کھو ہے اندر وہ گھر ہی تو اس میں چھت بھی ہے تین دیواریں بھی ہیںایک
دروازہ بھی ہے اور کمرے میں کیا ہو تا ہے ۔گھر میں کیا ہو تا ہے ۔یعنی وہ غار
کو انہو ں نے مکان میں تبدیل کر دیا جو جناب پتھر کا زمانہ آگیا ۔پتھر کے زمانے
کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کیوں کہ ارتقاء اللہ کی طرف سے ہورہا ہے۔ انسپائریشن
وہاں سے ہو رہی ہے۔وہ ہی صاحب بیٹھے پتھروں سے کھیل رہے تھے دو پتھر
ٹکرا ئے چکماک اس میں سے چنگا ری نکلی نیچے بوس پرا ہوا تھا آگ لگ گئی آگ

دریافت ہو گئی اس میانسان کا کیا کمال ہو ااس کو تو پتا ہی نہیں ہے چکما
کیا چیز ہے آگ کیا چیز ہو تی ہے وہ تو آگ سے واقف ہی نہیں ہے پتھر جیسے نے
کھیلتے ہیں پتھر سے چنگا ری ہو ئی آگ لگ گئی او ہو یہ تو بڑی کام کی چیز
ہے ہلیجئے صاحب آگ دریافت ہو گئی اب انہو ں نے کہا اب ہم یہ جو کچھ چانے
کھا جا تے ہیں ،کچے گہیوں کھا جا تے ہیں یہ کیا کہتے ہیں جڑیں کھا جا تے ہیں
ان کو پکا کر کھا نا چا ہئے آگ کا استعمال ہو گیا کھا نا پکنا شروع ہو گئے سب
اس کے بعد جب آگ کی دریافت ہو گئی تو درخت زیر بحث آگئے جب ٹھوس میں
آگ لگ سکتی ہے تو درخت بھی جل سکتا ہے اب درخت جلنا شروع ہو گئے پہلے
اسٹون کا دور آیا پھر آگ کا دور آیاہآگ کے دورمیں مکان تو پہلے ہی بننے شروع
ہو گئے تھے اب اس میں چمٹا توا پھوکنی یہ وہ اس کی جا ئیداد شروع ہو گئی ان
ساری جا ئیداد کو آپ کسی بھی طرح علم کے دائرے سے با ہر نہیں کر سکتے یہ
سب علم ہے اس کے بعد ایک اسٹون ہے اس کے بعد پھر یہ کیا کہتے ہیں کو ئلے
دریا فت ہو گیا کچھ کھا دیں دریا فت ہو گئی پھر بجلی دریا فت ہو گئی بجلی تو
خیر ابھی زیادہ عرصے نہیں ہوا زیادہ سے زیادہ دو سو سال ہو ئے ہیں بجلی کو
دریا فت ہو ئے تو میں یہ بتا نے جا رہا ہوں کہ آدم سے لیکر آج تک جتنی بھی آدم
کی اولاد پیدا ہو ئی وہ ضرب در ضرب ،ضرب در ضرب ،ضرب در ضرب آدم کا
شعور ہےایک بچے دو ماں باپ ہیں ایک بچہ پیدا ہوا اس کے اندر کتنے شعور کام
کئے تین اب اس بچے کی شادی ہو گئی اب اس کے بچے کے اندر کتنے شعور ہو ئے
ساتھ اب اس بچے کی بھی شادی ہو گئی اس کے اندر کتنے شعور ہو ئے پندرہ
بڑھتے بڑھتے بڑھتے کروڑوں کروڑوں سے لاحق ہو تے ہیں کروڑوں

Thinking

ہو تے ہیں تو یہ ایک علم کا سلسلہ ہے ہوہ دنیا وی اعتبار سے ہو ،دینی
اعتبارسے ہو ،روحانی اعتبارب سے ہو،آپ کے یہاں دنیا وی علوم کے بڑے بڑے
یونیورسٹیاں ہیں،کا لج ہیں یہ جو روحانی علم ہے پیغمبروں کا مخصوص جو علم
ہے وہ علم جو اللہ کو بندے سے قریب کر تا ہے وہ علم جو اللہ نے آدم علیہ
السلام کو سیکھا یا اور وہ علوم آپ کو روحانیت میںملیں گے چشتیہ
سلسلہ ،سہوردیہ سلسلہ ،نقشبندیہ سلسلہ ،قادریہ سلسلہ فردوسیہ سلسلہ
دو سو کے قریب سلسلہ عظیمیہ سلسلہ د ماغ میں ہٹ گیا تو یہ ذہن میں ہے
جتنے بھی سلاسل ہے علوم کے وہ اصل میں شعور کے ارتقاء کے مطا بق چل رہے
ہیں ہاور اب شعور بہت بالغ ہو گیا پہلے تو بالغ نہیں ہوا پہلے سے بہت بالغ ہو
گیا تو اب جب یہ ترقی ہو ئی فزکس آگئی ،نفسیات آگئی ،معدنیات آگئی ،طبعات
آگئی پراسائیکولوجی آگئی اب بھئی علم میں اضا فہ ہو ا تو شعبے بنے نے اب
ایسی طرح روحانی علوم میں بھی ارتقاء ہوا اور روحانی علوم میں ارتقاء یہ ہوا
کہ انسانی شعور کے مطابق روحانی علوم کو عام کیا جا ئے اور یہ ڈیوٹی سیدنا
حضور علیہم الصلوٰ ة والسلام نے حضور قلندر بابااولیا ء کی لگا ئی ہے ہمارے یہاں

یہ کہتے ہیں عام طورسے یہ کہا جا تا ہے عظیمی سلسلہ علمی سلسلہ عظیمی
سلسلہ علمی سلسلہ کا کیا مطلب ہے کیا چشتیہ سلسلہ علمی سلسلہ نہیں
ہے یا نقشبندیہ سلسلہ علم نہیں ہے علم وہاں بھی ہے اپنی اس تعداد اور
موجودہ دور تعلیمی صلاحیتوں کے مطا بق عظیمیہ سلسلہ ہے اس لئے اسے
علمی سلسلہ کہا جا تا ہے کیا مطلب ہے چشتیہ میں علم نہیں ہے لیکن وہ ایک
ہزار سال کے مطا بق ہے یا عظیمیہ سلسلہ ایک ہزار کے سال کے بعد انسانی
شعوری ارتقاء ہوا ہے اس کے مطا بق ہے تو ایک تو عظیمیہ سلسلہ کی تعریف
یہ ہے جو ارتقاء ہوا ہے انسانوں کے اندر اس کے مطا بق اس کی تعلیمات ہیں ۔
شعور ،لا شعور، روح ،با طن، ظاہر ،نسمہ یہ اور وہ اطلا ئیںآپ نے بہت ساری
پڑھی ہیں ۔اس سلسلہ کو وہی لو گ قبول کر تے ہیں اور آئندہ کر ے گے جن کے
اندر شعور آدم کے زمانے سے کروڑوں گنا زیادہ ہو گا ۔دوسروں لوگوں کی بات
سمجھ میں نہیں آیا یہ ہوا کیا۔حضور قلندر بابااولیا ء ایک مثال دیا کر تے تھے کہ
ایک کسان ہے اس کی عمرچا لیس سال ہے اور وہ نہایت اس کو پتا ہے زمین کیا
ہو تی ہے کا لی زمین ہو تی ہے، لال زمین کیسی ہو تی ہے، بھوری زمین کیسی
ہو تی ہے ،چکنی زمین کیسی ہو تی ہے بھوربھوری زمین کیسی ہو تی ہے ،
زمین کیسی ہو تی ہے ۔چٹان والی زمین کیسی ہو تی ہے پتھریلی زمین کیسی
ہو تی ہے اسے سب پتا ہے اب وہاں ایک سائنٹس جا تا ہے ایٹم کی تھوری بیان
کر تا ہے آپ بتا ئیے بے وقوف سائنٹس ہے یا کسان ہے ؟اس کو تو پتا ہی نہیں
بچا رے کو ان وہی سائنٹس اگر اس کے سامنے زمین کے حوالے سے بات کر ے تو
نہایت آسانی سے اسے سمجھا تا ہے تو عظیمیہ سلسلہ کا یہ وہ ایک ایجاز ہے کہ
عظیمیہ سلسلہ موجودہ فدور کے مطا بق جو انسانی شعور کی نشو ونما ہو
چکی ہے اس کے مطا بق اللہ سے قریب ہو نے کے علوم پیش کر تا ہے یہ بلا
شبہ میری آپ کی ہم سلسلہ والوں کی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
قلندربابااولیا ء جیساانسان عطا فرما دیا ہے اور ایسا انسان جو حضور ﷺ کا
منتخب کر تا ہے اورحضور پاک ﷺ کو مقرر کر تا ہےہیں تو بات یہ ہو ئی اب کو
ئی بھی علم سیکھنے کے لئے دیکھئے آپ کو گھر سے اسکول جا نا ہو گا ، جا نا ہو
گا اس کو آپ مجا ہدہ کے علاوہ کو ئی اور نام نہیں دے سکتے اور کسی زیادہ
چیز کو طلب کر نا کسی چیز کو محنت کے س ساتھ طلب کر نا ہےجا ئزہ تو آپ
اسکول سے گھر گئے گھر سے اسکول آئے دھوپ برداش کی گرمی برداش کی
پیدل گئے سائیکل پر گئے بھوکے پیا سے گئے گھرآکر کھا نا کھا یا نہیں کھا یا یہ سب
مجاہدہ ہوا اب آپ نے وہاں پڑھا اب پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اسکول کا کام وہی
پڑھا وہی رکھ دیا ۔اس سے کام نہیں چلے گا جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اسکو گھر
میں آگر ہوم ورک کر نا اس کو غوروفکر کر نا ،اب تین چیزیں ہو گئیں
اسباق ،مجاہدہ اور ریاضت اب آپ کارپینٹر بننا چا ہتے ہیں کیا آپ اسباق مجاہدہ
اور ریاضت کے بغیر کار پینٹر بن سکتے ہیں کوئی سائنٹس اسباق مجاہدہ ریاضت
کے بغیر کو ئی ایجاد کر سکتا ہے ۔اور پتا یہ چلا اگر آپ نے روحانی علوم سیکھنے

ہیں آپ اسکول میں تو داخل ہو گئے لیکن اگر آپ پابندی سے اسکول نہیجا ئیں
گے ۔پابندی سے لیکچر نہیں سنیں گے ،اگر آپ ان لیکچر پر تفکر کر کے غوروفکر
نہیں کر ے گے ،تو جس طرح دنیاوی علوم نہیں سیکھ سکتے اس طرح روحانی
علوم بھی نہیں سیکھ سکتے تو اہمیت اس بات کی ہو ئی پہلے آپ کو انفا
رمیشن ملنی چاہئے علم کی کہ علم ہے کہاں جے جناب آپ اپنے بچونکو اسکول
پڑھا تے ہیںپہلے اس کو اسکول کی

Inquiry

کر تے ہیں کیسا اسکول ہے ؟کیسا ماحول ہے؟ کیسی ٹیچر ہے ؟اس کا رزلٹ کیا
رہتا ہے سالانہ وہاں جا کر دیکھتے ہیں ان سے ملتے ہیں ۔جب آپ کو اطمینان
ہو جا تا ہے ۔پھر آپ بڑے سے بڑی فیس دے کر بچے کواسکول میں داخل کر دیتے
ہیں ۔اب خالی داخل کر نے سے آپ کا بچہ نہیں پڑھ گیا ایک اسکول ہے وہ لے
رہا ہے تین سو روپے فیس آپ اس کو دے رہے ہیں ڈھائی ہزار روپے فیسوہ تین
سو رعوپے فیس والا ہو یا ڈھا ئی ہزار رو پے فیس والا ہو اگر بچے کے ماں باپ
بچے کو ہوم ورک نہیں کروائیں گے تو وہ علم کی طرف کیسے جا ئے گا یہ ہو
مورک کر وانا ہو م ورک کروانا یہ ریاضت ہے ۔اماں کی بھی ریاضت ہے ابا کی
بھی ریاضت ہے اور بچے کی بھی ریاضت ہے ۔صبھ کو سویرے سویرے بچے کو
اٹھانا وہ رو رہا ہے اس کو گاڑی میں ڈالنا وہاں چھوڑکر آنا اس کے رونے کی پروا
نہیں کر نا یہ مجا ہدہ بچے نے اسکول میں پڑھنا ٹیچر کے ساتھ یہ یہ کیا ہے؟یہ
اسباق ہے یہ کوئی اتنا مشکل مرحلہ نہیں ہے کہ صاحب روحانیت میں اسباق
بھی ہو تے ہیں،عیاضت بھی ہو تی ہے، مجا ہدہ بھی ہوتا ہے ۔ابہ بھا ئی یہ تو
دنیا وی علوم میں بھی سب کچھ ہو تا ہے اس کے بغیر تو گزارہ ہے ہی نہیں
تواس کا نتیجہ کیا نکلا اس کا نتیجہ یہ نکلا جو بھا ئی عظیمی ہیں جو بہنیں
عظیمی ہیں جب انہو ںنے اسکول میںداخلہ لے لیا ہے تو اسکول کے قواعد و
ضوابط کی بھی پابندی کر نی ہو گی ۔اور یہا ں تو بڑی آسان بات ہے یہاں تو
آپ کو فیس بھی نہیں دینی پڑھتی اللہ کا علم جو ہے بندہ مفت سیکھنا چا ہتا
ہے ۔دنیا کا علم پیسے دے کر سیکھنا چا ہتا ہے ۔کتنی عجیب بات ہے کھا تا اللہ
میاں کا ہے گا تا شیطان کاہے ۔کیا چیز اللہ نے نہیں دی
ہوا ،پانی ،گیس ،آنکھیں ،کان، دل پھیپھڑے یہ وہ کاروبار بچے بیوی خاندان کیا کچھ
نہیں دیا اللہ میاں نے اسکول میں آپ جا تے ہیں بلاشبہ تعلیم سے وہ آراستہ کر
تے ہیں حیوانات سے ممتاز کر تے ہیں لیکن آپ کو وہ کھا نا نہیں دیتے آپ کو
کسی بھی اسکول نے آنکھیں فراہم نہیں کیں ۔کسی کالج کے پاس اس بات کی
کو ئی زمانت نہیں ہے کہ آپ ہاٹ فیلیر نہیں ہو نگے اللہ کے پاس زمانت ہے
اللہ مردے کو بھی زندہ کر دیتا ہے کو ن سی ایسی نعمت ہے جو اللہ نے آپ کو
نہیں دی جب اللہ کی نعمت کا تذکر ہ آتا ہے اب کھا نا چا ہئے آپ کو دو روٹی
آپ چھ روٹی کھاتے ہیں ۔اللہ میاں آپ کی چوائس سے آپ کھانا کھیلا رہاہے چا

ہے آپ چٹنی کھا ئیں ،چا ہے آپ پراٹھے کھا ئیں، چاہے آپ دال کھا ئیں،چا ہے آپ
گوشت کھا ئیں دیکھئے آپ دعوت کر تے ہیں میری بیٹیاں ساری بیٹھی ہیں آپ
دعوت کر تی ہیمہمان سے نہیں پوچھتا تم کیا کھا ئو گے اپنی چوائس پر دعوت
ہو تی ہے میزبان کی چوائس سے دعوت ہو تی ہے ہاللہ کی مخلوق اس زمین
پر چھ عرب انسان ہیں اس وقت صبح دوپہرشام اٹھارہ دن انسان کھا نا کھا تا
ہے اور اپنی چوائس سے کھا تا ہے ہاس کا دل چا ہے دال کھا ئے ،اس کا دل چا
ہے گوشت کھا ئے اس کا دل چا ہے روٹی کھا ئے تو اتنا بڑا اللہ جو آپ کو تین
وقت آپ کی چوائس کے مطا بق کھا نا دے رہا ہے، ہوا دے رہا ہے ،آکسیجن دے
رہا ہے بارش برسا رہا ہے ،زمین کے اندر سے فوڈ اگا رہا ہے ہزمین کو بچھونے
کی طرح بیچھا دیا ہے ،آسمان کو چھت کی طرح بلند کر دیا ہے بتیاںے روشن کر
دئیے آسمان میں ستا روں کی ،چامد نکا ل دیا ،روشن کو روسن کر دیا سورج
نکلنا بند ہو جا ئے ہر چیز کالی او ر کڑوی ہو جا ئے ،چا ند نکلنا بند ہو جا ئے پھلو
ں میں اور فوڈ میں میٹھاس بند ہو جا ئے گا ،آپ روز سوتے ہیں روز مر جا تے
ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم روز مر تے ہومیں روز تمہیں زندہ کر تا ہوں آپنے کیا
اللہ کا شکر اد اکیا ان نعمتوں کا جب دنیا وی علوم سیکھنے کا مرحلہ آتا ہے تو
باپ قرض کر کے بینک سے ادھا ر لیکر مکان بیچ کر بچوں کو پڑھا دیتا ہے میرا
منشا ہے ہر گز یہ نہیں ہے کہ آپ نہ پڑھا ئیںتعلیم نہ دیں لیکن جب اللہ کا معاملا
ہو تا ہے تو ہمیں سب سے بڑی جو تکلیف ہو تی ہے تو وہ یہ ہے کہ ہم وقت
کہا ں سے نکا لیں تو جہاں میرا عنوان تھا اسباق مجاہدہ اور ریاضت تو بھائی یہ
تو آپ دنیا میں بھی کر تے ہیں تو اللہ کے علوم سیکھنے میں بھی آپ کو یہی کر نا
ہو تا ہے کو ئی نئی بات تو ہے نہیں یہ تو کہے دیکھو جی یہ تو بالکل نئی بات
ہے ہم کی کبھی کی ہی نہیں جوجتنا بھی پڑھا ہوا ہے وہ ا سباق مجا ہدہ اور
ریاضت سے گزر کر پڑھا ہے تو سلسلہ عظیمیہ کی تعلیمات حاصل کر نے کے لئے
پہلی بات یہ ہے کہ آپ اس علم کی قیمت لگا ئیں

value

لگا ئیں جب تک آپ کسی چیز کی قمت نہیں لگا تے وہ چیز آپ کے لئے اہمیت
نہیں رکھتی ایک آدمی آپ کو گھڑی دیتا ہے تین ہزار روپے کی اور آپ اپنے پیسوں
سے مانگ والیں اس کی تین ہزار کی کرنی چا ہئے نہیںاس میں آپ کی پیسے
خرچ نہیں ہو ئے ...عربی آیت ...میرے دوست وہ لوگ ہیں جو میرے لئے اپنا مال
خرچ کر تے ہیں مال...عربی آیت ...پیغمبروں کو دیکھیں کیسی کیسی تکلفیں اٹھا
ئی ہیں ہقاتل ہو گئے لیکن اللہ کا جو پیغام جو ان کے سپر د کیا گیا تھا اس میں
کیا ہے کیا ان کا کیا تھا ان کو کو ئی پیسے نہیں مانگتے تھے وہ قرآن شریف میں
ہے پیغمبر کہتے ہیں بھئی ہم تو تم سے کو ئی محاسبہ بھی نہیں مانگ رہے کو
ئی سیلہ بھی نہیں مانگ رہے ہماری بات تو سن لو تو جب تک آپ کے اندر

Value

نہیں ہو گی قیمت نہیں ہو گئی کسی چیز کی تو ظاہر ہے اس کی اہمیت آپ
کے نزدیک نہیں ہو گئی اب

Value

قیمت کس طرح لگے گی وہ یہ ہے کہ جب آپ نے اسکول میں داخلہ لے لیا ہے
اب اسباق بھی پڑھیں پابندی سے مجا ہدے بھی کر یں ریاضت بھی کر یں بڑی
عجیب بات یہ ہے بچہ اسکول میں جا تا ہے آٹھ گھنٹے کے لئے اور اسے کسی بھی
چیز کو حاصل کر نا ہے نہ روٹی کی فکر ہے نہ کھانے کی فکر ہے نہ فیس کا فکر
ہے نہ بجلی کے بل کانہ گیس کا کسی کا فکر نہیں ہے اور وہ آٹھ گھنٹے پڑھتا ہے
اور اس کے علاوہ کچھ کو ئی کام نہیںکر تا اب آپ اللہ کے لئے کسی خانقاہ میں
آگئے یہ سلسلہ میں تشریف لے آئے آپ کو بجلی کا بل بھی دینا ہے ،گیس کا بل
بھی دینا ہے بچوں کو فیس بھی دینی ہے ،بیوی کے نکھرے بھی اٹھا نے ہیں،بیوی
کو شوہر کے نکھرے اٹھانے ہیں ،خاندان بھی ہے لینا دینا بھی ہے شادی ہے بیاہ ہے
بچوں کو اس سے کو ئی سروکار نہیں ایسا ہے نہیں ہے ؟زور سے بو لنا ...ہے ہ
وہ آٹھ گھنٹوں میں کیا سیکھتا ہے دو سال میں بچہ چھبیس سو دو سال آٹھ گھنٹے
اب آپ اس کوسوتے ہو ئے اٹھا کر گا ڑی میں ڈال کر لیجاتے ہیں آٹھ گھنٹے اور
گھر میں بھی ایک دو گھنٹے ہو جا تا ہے آٹھ گھنٹے دو سال میں کیا سیکھتا ہے تو
سو تک گنتی یا د نہیں ہو تی دو سال میں آٹھ گھنٹے لگا ئو حساب تو لگا ئو اور
آپ اللہ کا نام جاننا اور وہ علوم سیکھنے جو پیغمبروں کے علوم ہیوے علوم
سیکھنے ہیں جو آدم کو اللہ تعالیٰ نے ازل میں سیکھا دئے تھے ہدنیا وی اعتبار سے
آگے بڑھو آپ کی دنیا اچھی ہو تی ہے علم سیکھنے سے آپ کا دین کب اچھا ہو
گا ؟آپ نے علم سیکھا ہی نہیں تو دنیا کا کیا بنے گا تو ریاضت مجاہد اور اسباق
کی پابندی انسان کو علم سیکھا تی ہے ہاللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے ہاللہ
تعالیٰ آپ سب کو کامیا ب کامیاب کامران کر ے اللہ تعالیٰ آپ سب کو حامی اور
ناصر ہو ے آمین